ماشاء الله لا قوة الا بالله



در مطبع حیدری واقع بمبئی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

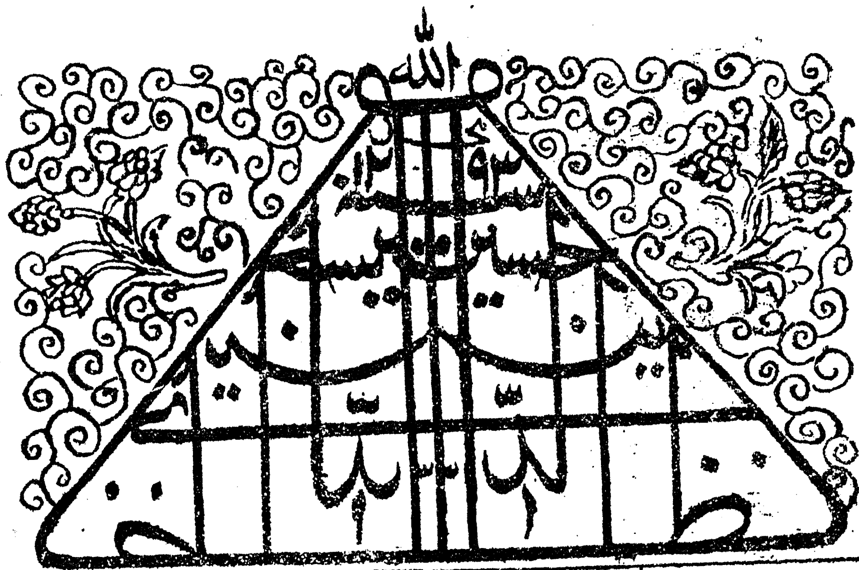
دیباچہ

الحمد للہ علیٰ نعمائہ و الصلوٰۃ علیٰ سیدنا و مولٰنا محمدؐ خاتم انبیائہ و آلہٖ و اصحابہ و اولیائہ اجمعین ۵

امّا بعد کمترین غلامان بارگاہِ بے نیازی حقیر محمد فضل کریم نیازی نظامی غازی پوری بخدمات ناظرین اس رسالہ کے عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ہدایت الضمام مسمٰی بہ اصول الایمان من ارشاد حضرت پیر و دستگیر جانجان ما صغیر و کبیر محبوب تنزیہ عاشق تشبیہ معشوق یزدانی عاشقِ محبوبِ سبحانی جناب حضرت شاہ نظام الدین حسین رضی اللہ عنہ سیدی و مولائی رُوحی فِداک کہ مقام ہدایت و ارشاد آنحضرت کا خیر البلاد شہرِ بانس بریلی خانقاہ عالم پناہ حضرت جناب قطب عالم مدار اعظم مولانا شاہ نیاز احمدؒ قدس سرہ العزیز ہی حسب اتفاق وقت و اقتضائے انقلاب زمانہ کہ فرقہ نجدیہ وہابیہ نے ایک آتش لا مذہبی و گمراہی کی در پردہ تشرع اس عالم میں ایسی منتشر شائع کر دیا ہے

جس سے کہ عوام اہل اسلام کو جان بری سخت دشوار ہے وازراہ حسد دین
وبعض قدیم ایسے ایسے عقائد باطلہ جو سراسر منافی شان محبوبیت وعلوی مرتبت
حبیب اکرم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے علانیہ بلاخوف وخطر ایسا شائع
ومشتہر کیا کہ جس سے ایک عذر عظیم امور دین میں پڑ گیا۔ نظر بران باوجودیکہ
توجہ شریف آنحضرت آج تک بائل جانب بحث کسی فرقہ موافق یا مخالف کے نہوا
مگر با اینہمہ ہرگاہ اس فرقہ نجدیہ وہابیہ نے علوی مرتبت وعظم شان محبوب ذات
کبریائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زبان درازیاں شروع کیں پس ایسی حالت میں
سکوت مناسب نہ جانکر یہ رسالہ محض واسطے ہدایت عام واستحکام ایمان
اور سمجھ لینے عظم شان حضرت نبی مکرم وشفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی چکیدہ
قلم ہدایت رقم ہرچند اون جناب کو اعلان واشتہار پسند خاطر نہیں مگر
چونکہ مقصود اس رسالہ سے محض ہدایت عام ہے معہذا باصرار والتجاے
تمام اس ہیچکارہ غلامان اوس بارگاہ نے اجازت چھپوانے اس رسالہ
کی حاصل کرکے بنظر مفید عام وخیر خواہی جمیع برادران دین اسلام مطبع
وکٹوریہ اسکول مقام غازیپور میں چھپوایا وبنظر احتیاط وحفظ آیندہ رجسٹری
اس رسالہ کی عمل میں آئی تاکہ آیندہ کوئی صاحب مطبع قصد چھاپنے اس
رسالہ کا نفرمائیں۔ فقط

فضل کریم نظامی نیازی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمدٍ رحمۃ للعالمین وآلہ ائمۃ الملۃ والدین واصحابہ نجوم الهدایۃ والیقین

بعد حمد اور نعت کے واضح ہو کہ ذاتِ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی اللہ تعالیٰ نے بے مثل اور بے نظیر ظاہر فرمائی حدیث شریف لست مثلکم اور لست کھیئتکم اور ایکم مثلی وارد ہے یعنی نہیں ہوں میں مانند تمھارے اور نہیں ہوں میں مانند ہیئت تمھارے اور کون ہے تم میں مانند میرے حدیث قدسی من لم یخلق اللہ فی العالمین نظیرا خاص آپکی شان میں ہے ترجمہ۔ وہ شخص کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے واسطے اوس کے بیچ عالمین کے

نظیر یعنی مثل اور مانند پس وجود مثل پر عقیدہ دو حال سے خالی نہیں
اگر مثل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخلوق الٰہی تصور کیا جاوے
تو اللہ اور اللہ کے رسول کیطرف نسبت کذب کی ہوتی ہے اور اگر غیر
مخلوق قرار دیا جاوے تو آپ کے مثل کو واجب الوجود قرار دیا خلاصہ یہ
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخبر صادق ہیں جو لست مثلکم
ارشاد فرمایا مخفی نرہے کہ قادر کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک حقیقت
نوری ایسی ظاہر فرمائی کہ اوس حقیقت کا اقتضاے ذاتی منع کرتا ہے
وجود مثل کو اور یہ اقتضا بھی اوس قادر توانا نے خلق کی اور عنایت
فرمائی تو اس صورت میں موجود ہونا مثل آنحضرت کا عقلاً اور نقلاً
اور اعتقاداً ممتنع الوجود ہے اللہ جل جلالہ نے اوس جناب کے جسم
پاک کو بھی سراپا اپنے نورِ ذاتی سے خلق کیا چونکہ نورِ ذاتی کا تصرف
ازل سے ابد تک ایک حال پر ہے اور رہیگا پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بلا تمثل صورتِ بشری کے عالمِ علیا میں نبوت فرمائی
ہے اور واسطے ہدایت کرنے عالمِ ناسوت کے زمانۂ آخر میں سب انبیا کے
بعد بصورت بشری متمثل کرکے بھیجی گئی تاکہ قیامت تک آپ ہی کا تصرف باقی
رہوے اور آپ کا تصرف اور نبوت احاطہ کرلے ازل اور ابد کو بیشک

آپ نورِ ذات ہیں اور کل مخلوق آپ کے باعث خلق ہوئی پھر کوئی چیز کیونکر مثل آپ کے ہو سکتی ہے خواص حیدری اُس جناب پاک کے اہل دنیا کے واسطے آپ کے نورئیت شاہد عادل ہیں عینی شارح بخاری نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول تحریر کیا کہ اوس جناب کے واسطے اکل وشرب مثل لوازمِ بشری کے ضروری نہ تھا روزہ وصال آپ کے ذات پاک کے واسطے جائز ہوا وروں کو اس روزہ سے آپ نے منع فرمایا اور یہ بھی ارشاد کیا کہ میں مثل تمھارے نہیں ہوں حدیث شریف لست کمثلکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی ترجمہ یعنی نہیں ہوں میں مانند تمھارے میں رات کو اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں مجھے کھلا دیتا ہے اور پلا دیتا ہے۔ اور ایک روایت میں لست مثلکم آیا یعنی نہیں ہوں میں مثل تمھارے اور ایک روایت میں لست کھیئتکم آیا یعنی نہیں ہوں میں مثل ہئیت تمھارے اور ایک روایت میں کاحدکم آیا یعنی نہیں ہوں میں مانند ایک تمھارے کے اور ایک روایت میں ایکم مثلی وارد ہے یعنی کون ہے تم میں مانند میرے آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ نفس شریف اور جسدِ مبارک سراسر نور تھا اعضائے تنِ شریف یعنی دل مقدس اور چشم خدا بیں اور گوش حق نیوش اور

زبان فیض ترجمان اور گوشت جسدِ اقدس اور خونِ اطہر اور موئے مقدس اور رنگ و پے جسم شریف اور ہر عضوِ تن پاک نور کبریائی تھا اللہ عزاسمہ فرماتا ہے مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح کعب اور سعید بن جبیر اور عبداللہ بن سہیل رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ شفا میں لکھتے ہیں کہ آیت شریف قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین میں نور سے ذاتِ پاک جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والسلام مقصود ہے۔ وقولہ تعالیٰ والنجم اذا ہوی قاضی رحمۃ اللہ حضرت امام جعفر صادق کرم اللہ وجہہ وجوہ آبائہ الکرام سے نقل فرماتے ہیں کہ نجم سے ذات پاک اور دلِ انور رسول مقبولؐ کا مراد ہے ملا علی قاری شرح میں لکھتے ہیں کہ آنجناب کا دلِ پاک نور تھا اور بدن بھی نور بلکہ سب انوار اوس نور سے منور اور روشن ہیں وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب سلمی تفسیر حقائق میں نجم ثاقب اور طارق سے ذاتِ پاک اور جسدِ پاک نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد لیتے ہیں اور حدیث شریف جسکے کل اولیاء کرام اور آئمہ خاص و عام قائل اور معتقد ہیں اوس سے بھی حضرتؐ کا نور ہونا ثابت ہے حدیث شریف اول ما خلق اللہ نوری اور حضرتؐ کا کل مخلوق الٰہی پر مقدم ہونا اور کل مخلوق کا آپ کے باعث

وجود میں آنا ثابت ہے۔ حدیث شریف اول ما خلق اللہ روحی ثم خلق
جمیع الخلائق من روحی یعنی خالق جز و کل نے کل مخلوق کو آپکے باعث
خلق کیا اور لولاک لما خلقت الافلاک اگر نہوتا تو اے محمدؐ ہر آئنہ نہیں
پیدا کرتا میں افلاک کو اور سب سے زیادہ حضرت کی شان میں یہ ارشاد فرمایا
کہ لولاک لما اظھرت الربوبیۃ یعنی اگر نہوتا تو اے محمدؐ ہر آئنہ نہ ظاہر کرتا میں
ربوبیت اپنے کو صاف صاف ارشاد فرمایا کہ ظہور آپ کے وجود کا ظہور ہی الہیئت کا
اس صورت میں آنحضرت کے تثلیث کا گمان بھی اسد سے لڑائی لڑنا ہے اور
حدیث شریف اول ما خلق اللہ العقل یہاں عقل سے حضرت مراد ہے
عقل اول اسکو کہتے ہیں جو وجوب اور امکان کو مشتمل ہو یعنی جامع وجوب
اور امکان ہو اخبار الاخیار میں آپ نے اپنے جناب کو نسخہ امکان و وجوب
اور برزخ حدوث و قدم فرمایا حکماء کے نزدیک تو عقل اول سلسلہ عقول
میں خالق کل ہے مگر مطلق عقل بھی واسطہ جاعل اور مجعول کا اور رابطہ
علت و معلول کا ہے بہر حال اسپر علمائے ظاہر و باطن کا اتفاق ہے کہ
کل مخلوق حضرت کے نور سے اللہ نے خلق فرمائی اگرچہ کلیتاً اجسام طاہرہ
انبیاء اور اولیاء علیہم السلام والرضوان حکم روح کا رکھتے ہیں لوث مادہ
کثیفہ سے طاہر و پاک ہیں ابدا ننا ارواحنا اس مضمون پر شاہد ہے

اگر جسدِ پاک رسول مقبول علیہ السلام کا خاص نورِ ذاتی ہے کہ کسی نبی کو اوس جسم مبارک سے مناسبت نور یا مثل ممکن نہیں جامع البرکات میں تحریر ہے کہ مجمل عقائد درحق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آں باید داشت کہ ہر چہ جزالوہیت است آنحضرت را ثابت است و ہیچکسے را و ہیچ سے را بحضرت وے مجال کسب نہ اسارت ادب درنیمقام موجب کفر و زندقہ است۔ اور اسی کتاب میں تحریر ہے آں روز معلوم شود کہ مقام محمدی چیست و صدر و سلطان مجلس و معرکہ کیست ایسے نور پاک سے زعم مثلیت کا موجب کفر کا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ مدارج النبوت میں حضرت عبدالکریم جیلی قدس سرہٗ سے نقل فرماتے ہیں کہ انبیاء مخلوق اند از اسماء ذاتیہ حق و اولیاء از اسماء صفاتیہ حق و بقیہ کائنات از صفات فعلیہ او و حضرت سید رسل مخلوق اند از ذات حق وظہور حق بر آں جناب بالذات است۔ اور اوسی کتاب میں ہے۔ و چوں سید رسل مخلوق است از ذاتِ حق وظہور حق بروے بالذات است منفرد و فائق آمد از ہر کہ غیر اوست در تمامہ صفات و جمیع کمالات۔ اس صورت میں بھی مثل آپکا معدوم الوجود ہے جبکہ انبیاء اور اولیاء باطناً و ظاہراً کسی امر میں حضرت کے مثل نہیں ہوسکتی تو عام بشر کا ذکر ہے سوائے امور باطنی کے جسدِ مبارک کی کیفیت لکھنے سے بھی قلم معذور ہے فقط انتساب جسم مبارک

ہیں وہ برکت تھی کہ ازواج مطہرات کی نسبت اللہ جل جلالہ فرماتا ہے وازواجہ
امہاتہم یعنی ازواج مطہرات واسطے کل مومنین کے حکم والدہ کا رکھتی تہیں
اس جگہ ایک لطیفہ ہے وہ یہ ہے کہ اگر مومنین اس مضمون سے یہ گمان
لیجائیں کہ جب ازواج پاک حکم والدہ کا رکھتی ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر شاید والدیت کا اشتباہ کریں اور اپنی ذات پر مولود ہونے کا گمان
لیجائیں تو ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ بالتصریح فرماتا ہے ماکان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی نہیں ہے محمد باپ
ایک کا رجال تم میں سے اور لیکن رسول اللہ کا ہے اور خاتم نبیین کا اسی
سبب سے لست کاحدکم حدیث میں وارد ہے اللہ کے نزدیک حضرت کو
باپ سمجھنا بھی سوے ادب اور خلاف نفس الامر ہے چہ جائے انکہ پیرو اور خیلو
شیخ النجدی کے چھوٹے بھائی حضرت کے بن بیٹھے ہیں اللہ جل جلالہ کے حکم اور
ارشاد کی مخالفت اس جرأت کے ساتھ کسی فریق سے ممکن نہیں اہل دانش
پر ظاہر ہے کہ جسد عنصری کسی طرح آسمانوں سے نہیں گذر سکتا بلکہ جو کچھ ماتحت
آسمان کے ہے اوسکا بھی تحمل نہیں کر سکتا کرہ زمہریر اور کرہ نار جسد عنصری پر
موثر نہو محال عقلی ہے صورت بشری کا شب معراج کو ساتوں آسمان سے
گذرنا اس سے زیادہ محال جسد ظاہری کا عرش پر جانا اوس سے بھی زیادہ

بعید قریب الفہم کا بقدر دو کمان کے سب سے زیادہ بعید الفہم ہے یہ سب حضرت کو اسی صورت ظاہری سے حاصل ہوئی تو قادرِ مطلق نے اپنے حبیب کا نوری ہونا عرش سے فرش تک سب کو دکھلایا اور جتایا یہاں بھی ایک لطیفہ ہے وہ یہ کہ جسد مبارک ظاہراً محدود تھا اور باطناً نہیں کیونکہ اگر ظاہراً اور باطناً جو محدود سمجھا جاوے تو اس قرب کے لفظ سے جو بقدر دو کمان کے لکھا ہے جناب باری کی طرف اشتباہ محدودیت کا جاتا ہے لاریب جسد مبارک نوری تھا متمثل بصورت بشری ہرچند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نوریت اور لطافت جسمی سے کسی کو نسبت نہیں ہے لیکن واسطے سمجھنے اور سمجھانے کے تمثیلاً بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت جبرئیل اور حضرت عزرائیل علیہما السلام کو حکم فرمایا کہ بصورت بشری بن کر جاؤ چنانچہ حضرت جبرئیلؑ بصورت دحیہ کلبی کے اور حضرت عزرائیل بصورت اعرابی کے متمثل ہو کر تشریف لائے اور نام دحیہ کلبی اور اعرابی بتلایا ایسی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب مؤانست کے باوجودیکہ خاص نور کبریائی تھے اللہ کے حکم سے بصورت بشری متمثل ہو کر تشریف لائے اور صورت بشری کو ملائکہ پر فضیلت بخشی تاکہ مخلوق کو بادی النظر ہم جنس معلوم ہوں اور موانست جنسی موجب زیادہ گرویدگی اور رجوع کا ہو

کہ یہ مضمون واسطے ہدایت اور نبوت کے ضرور ہے۔ کور باطن اصل حقیقت کو نہ سمجھے اور یہ زعم کیا کہ نبوت فقط انتظام ظاہری اور اسباب کے جمع ہونے پر ہے اگر اور کسی کو بھی یہ سامان ظاہری ہاتھ آوے تو دعوے نبوت کا چل سکتا ہے مگر اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثلی اور خاتم النبیین اور عظم شان مخلوق کے دلوں سے مٹانا چاہیئے تا کہ آئندہ کو دعوے نبوت کا چل سکے چندے اوس حدیث شریف کو جس میں کثرت اخلاق سے تواضعاً لفظ احاکم ارشاد فرمایا ہے اپنے دعوے پر دلیل لاتے رہے جبکہ اور حدیثیں اس کے معارض تواتر دیکھیں اور علما نے جواب میں پیش کیں تب کچھ جواب نہ بن آیا حدیث سے موںھ موڑا مگر زعم فاسد کو نہ چھوڑا نئی دلیل کی فکر میں پڑے ایک مدت کے بعد آیہ کریمہ قل انما انا بشر مثلکم یاد آئی سمجھے نہ بوجھے مگر اوس سے استدلال کی ٹھہرائی جیسے اگلے کافر نبوت کا انکار کرتے تھے اور یہ کہتے تھے مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق یعنی کیسے ہیں یہ رسول کھاتے ہیں کھانا اور چلتے بیچ بازاروں کے اور راستوں کے اور نہ دیکھا شان نزول آیہ شریف مذکورۂ بالا کا کہ اللہ جل جلالہ نے کس غرض سے نازل فرمائی ہے اگر اللہ کچھ

یھی نور ایمان عطا فرما وے تب سمجھیں کہ سورۂ حٰمٓ سجدہ میں
آیہ شریف قل انما انا بشر مثلکم جو جواب میں کفار مکہ کے نازل
ہوئی کفار کہتے تھے کہ تمھاری بات نہ ہمارے کانوں میں پھونچتی ہے
اور نہ ہماری سمجھ میں آتی ہے اور اسی طرح کے خرافات بکتے تھے
اور دانستہ نادان بنتے تھے جناب باری سے حکم ہوا کہ کہو اے
محمدؐ میں آدمی ہوں جیسے تم کچھ فرشتہ یا جن نہیں کہ میری بات تمھارے
سمجھ میں نہ آوے تب نادم اور ملزم ہوئے تو یہ آیۂ شریف ترا جواب
الزامی ہے یعنی کفار کا رد مقصود ہے کیونکہ فی الوقع آنجناب دیکھنے میں
ظاہراً متمثل بصورت بشری تھے نہ یہ کہ خاص بشریت اور تمثل مقصود
ذات ہو جیسا حضرت جبرئیل نے اپنے تئیں وحیہ کلبی فرمایا کہ اوسوقت
صورت وحیہ کلبی کی رکھتے تھے نہ یہ کہ وحیہ کلبی مثل جبرئیل کے سمجھے
جاویں غلندا حدیث شریف لست مثلکم ارشاد فرمایا یعنی
نہیں ہوں مثل تمھارے۔ اب جاننا چاہیئے کہ حقیقت محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے آگہی سوا ذات باری تعالےٰ کے ادراک بشری
سے محال ہے بقدر اپنی فہم کے ایک شمہ حال اوس جناب کا
سپرد قلم ہوتا ہے۔ اللہ جل جلالہ کی ذات پاک منزہ و مبرّا

اور مطلق المطلق بیچون اور بیچگوں بے شبہہ اور بے نمون ہے تو کلام ذاتی بھی صورت حرف اور ترکیب سے الفاظ کے مبرّا اور معرا ہے جسکو کلام نفسی کہتے ہیں کہ ملائکہ اوسکے فہم میں عاجز ہیں پس ذات کا خطاب نور پاک پر صادر ہوا اور نور پاک سے ملاء اعلےٰ وغیرہ میں تلفظ کے ساتھ ملائکہ کو ارشاد ہوا کہ جس سے کلام قدسی مُراد ہے تو جملہ اوامر اور نواہی اوس تلفظ سے ظاہر ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم ارواح اور عالم ملکوت اور اور عالم مثال میں نبوت فرمائی ہے اور مناسب اون مراتب اور مقامات کے امرونہی جاری فرمائے ہیں حدیث شریف کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین یعنی تھا میں نبیؐ اور آدمؑ درمیان پانی اور مٹی کے تھا اور حدیث دوسری کنت نبیاً وآدم بین الروح والجسد یعنی تھا میں نبیؐ اور آدمؑ درمیان روح اور جسد کے تھا۔ اس مضمون پر دال ہے یعنی کنت موجوداً یا کنت مخلوقاً نہیں فرمایا ثابت ہے کہ آپ ماموربہ نبوت تھے جو کنت نبیاً ارشاد فرمایا اور اسی سبب سے آپکی نبوت عام ہے کل مخلوق الٰہی پر خواہ ارواح خواہ ملک خواہ بشر خواہ جن اور مخلوق الٰہی حدیث

شریف وما ارسلنٰک الی الخلق کافة ترجمہ یعنی بھیجا گیا میں طرف
خلق کل خلق کے پس جو چیز اللہ کی مخلوق میں داخل ہے اوس پر
آپ برسالت مبعوث ہیں تو عالم ارواح سے عالم اجسام تک
کسی امر میں کسیکو مثلیت ممکن نہیں بلکہ اشتباہ مثلیت اور ہمسری کا
کفر ہے ہر نبی میں دو شقیں ہوتے ہیں ایک شق نبوت اور دوسرے
شق ولایت پس نبوت کے واسطے اظہار کمال اور عظم شان
اور کثرت معجزات اور رفع درجات ضرور ہے سو آنجناب کو
عنایت ہوئے اور ولایت کے واسطے اپنی زبان سے کلمات
عجز و انکسار کے ظاہر ہوتا اور بیان میں آنا ضرور ہیں اور یہ دونوں
قسم کی تعلیم جناب کبریائی سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہونچے کیونکہ آپکا ہدایت کرنے والا سوا واجب الوجود کے معدوم الوجود
ہے لہذا اکثر ائمہ کا قول یہ ہے کہ آیہ شریف قل انما انا بشر مثلکم
جو جواب میں کفار کے وارد ہے حضرت کے واسطے تعلیم عجز و انکسار
بھی ہے تاکہ لوازم ولایت بھی تمام و کمال سرانجام پاویں امام
بغوی اپنی تفسیر معالم التنزیل میں حضرت خواجہ حسن بصری اور حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں پروردگار عالم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تواضع سکھائی ہے اور کفار بھی رد ہے کوربا طنان ضلالت آشنا ورا ہروان گمراہی سقر نما اس لفظ متکلم کو اپنی کجروی اور کج فہمی سے یہ سمجھے کہ حضرت بشریت میں مثل ہمارے ہیں اللہ محفوظ رکھے لیسے اعتقاد باطل سے کیا نسبت خاک بدبو کو اللہ کے نور سے جنکی شان میں تمام کلام اللہ ناطق ہے حدیث قدسی وارد ہے یعنی خلقتك من نوری الخ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا من نور اللہ الخ اور آیات اور احادیث مذکورہ صدر وغیرہم سب حضرت کی بے مثلی پر ناطق ہیں بعض جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ظاہر میں صورت بشری رکھتے تھے تو ہر بشر کو ظاہر صورت سے شعبہ تمثل کا حاصل ہے اللھم احفظنا من ھذا الظن الباطل کہ حضرت جبرئیلؑ اور عزرائیلؑ دحیہ کلبی اور اعرابی سے کہہ سکتے تھے کہ دیکھو ہم مثل تمہارے ہیں مگر دحیہ کلبی اور اعرابی نہیں فرما سکتے کہ ہم مثل جبرئیلؑ اور عزرائیلؑ کے ہیں۔

اب یہاں سے صورت ظاہری اور افعال جسدی کا بیان یعنی نری بشریت کا ذکر تحریر ہے مدعی کسی نبی یا ولی میں اس نری

حضرت کے مشابہ یا مماثل کوئی ایک فرد تو بیان کرے ہر گز ممکن نہیں
کہ بیان کر سکے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت اس
عالم دنیا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور اور مفتخر فرمایا معاً سجدہ
رکھا اور اُمتی اُمتی ارشاد کیا ختنہ شدہ پاک مختون اور ناف بریدہ
تشریف لائے جسد مبارک سے ایسا نور ظاہر ہوا کہ مغارب و مشارق
مثل روز روشن کے منور تھا۔ نو مہینے میں مثل نو برس کے قوت
رفتار اور نشست و برخاست حاصل تھی ستر مبارک کو بے ستر ہونے دیا
اطفال میں مشغول لہو و لعب نہ ہوئے شق صدر واقع ہوا رطوبات
غذائی اور مادی جب خارج کو مثل پسینے کے رجوع کریں تو ممکن
نہیں کہ بو نہ رکھتے ہوں مگر کہ پسینہ جسد مبارک کا ایسا خوشبودار
تھا کہ کسی عطر کی خوشبو کو اوس سے مناسبت نہ تھی۔ حضرت جس کوچہ
اور گلی سے گذر فرماتے دیر تک وہاں خوشبو باقی رہتی۔ جسم عنصری میں
ثقل نہ ہو ہرگز ممکن نہیں۔ حضرت کے جسد مبارک سے بتکرار ہلکا لگ گیا
شب ہجرت کفار کی آنکھوں کے سامنے تشریف لے گئے اور نظر نہ آئے
حضرت میانہ قد تھے جب کھڑے ہوتے سب سے بلند ہوتے تھے
اور جب مسند ہدایت پر جلوہ افروز ہوتے تھے سر اقدس سب سے

بلند ہوتا تھا حضرت کی رفتار حدِّ اوسط میں تھی مگر صحابہؓ دوڑ کر نہ پہونچ
سکتے تھے راستہ کی خوشبو سے معلوم کرتے تھے کہ حضرت اس طرف سے
تشریف فرما ہوئے ہیں گویا زمین آپ کے لیے لپٹی جاتی تھی۔ ابر سر انور پر
ہمیشہ سایہ کرتا تھا۔ بالوں سے لپٹیں خوشبو کی آتی تھیں اور پسینہ
اون میں چمک تھی جس بیمار کو دھو کر پلاتے شفا پاتا تھا۔ خالد بن
ولید رضی اللہ عنہ نے چند موئے مبارک اپنی ٹوپی میں رکھی ہمیشہ
لڑائیوں میں فتح پائی پیشانی مبارک ایسی نورانی تھی کہ فرشتے
اوسکی چمک اور حسن پر تعجب کرتے تھے۔ کیوں نہو کہ کلام اللہ شریف
ناطق ہے بلفظ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۵ یعنی چراغ نورانی۔ نگاہ چشمِ مبارک
ایسی تیز تھی کہ حکما کے اشراق پر صدہا درجہ فائق تھی کہ اونھوں نے
اپنے اشراق سے سات ستارے ثریا کے دریافت کیے حضرت
علیہ السلام نے تیزی نگاہ سے بارہ ستارے ثریا کے شمار فرمائے
فرشتوں کی صورتِ اصلی ان آنکھوں سے دیکھی شب معراج میں دیدار
الٰہی بچشم سر دیکھا۔ ارشادِ الٰہی ان کانوں سے سنا اور ارشاد فرمایا
میں دیکھتا ہوں وہ کچھ جو تم نہیں دیکھ سکتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے
آنحضرت علیہ السلام سامنے اور پس پشت کی چیز یکساں دیکھتے تھے سوتے اور جاگتے میں یکساں

سُنتے تھے۔ اوس جناب کی خواب بیداری کا حکم رکھتی تھی لہذا وضو آپکا سونے سے نہیں جاتا تھا اور خوشی کے وقت چہرۂ شریف ایسا چمکتا تھا کہ دیواروں کا عکس اوسمیں نظر آتا تھا اور آپ جب ہنستے تھے دندان مبارک کا نور دھوپ کی طرح دیواروں پر پڑتا تھا کہ وہ دیواریں روشن ہوجاتی تھیں اور تکلم کے وقت اگلے دانتوں سے شعاعیں نور کی شائع ہوتی تھیں لب مبارک ہمیشہ سُرخ نُمارہے کہ کسی دانۂ رمّان کو اوسکی لطافت اور خوشنمائی سے نسبت نہ تھی۔ زبانِ مبارک ترجمانِ تقدیر تھی آیۂ شریف وما ینطق عن الھوی ترجمہ اور نہیں بولتا خواہش اپنی سے شیرینیِ گفتار وہ تھی کہ کفار سنگدل آپ کا کلمہ پڑھتے تھے۔ آواز مبارک بے مثل حسین ولطیف تھی مگر وہاں پہونچتی تھی کہ کسی کی آواز اوسکے دسویں حصہ کو نہ پہونچ سکتی قریب وبعید کے لوگ وعظ مبارک یکساں سنتے تھے خطبۂ مبارک منا میں لوگوں نے اپنے اپنے منازل میں سنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ خیبر کی لڑائی میں ایسے زخمی ہوکر سب نے جانا مرگئے آپ نے تین۳ بار پھونک دیا فوراً اچھے ہوگئے جس کھاری کنوئیں میں ایک قطرہ آبِ دہنِ مبارک کا پہونچا شیریں ہوگیا۔ چنانچہ انس بن

مالک رضی اللہ عنہ کا کھاری کنواں ایک قطرۂ آبِ دہنِ مبارک
سے ہمیشہ کو شیریں ہو گیا اور جس بچہ کے مونھہ میں لبِ مبارک کا
قطرہ ڈالدیا دن بھر دودہ نہ مانگا۔ **حضرت مولیٰ علیؑ** کرم اللہ
وجہٗ کی آنکھیں خیبر کے روز دُکھتی تھیں لبِ مبارک کی برکت سے اچھی
ہو گئیں اور پھر تمام عمر نہ دُکھیں حضرت امام **حسنؑ** رضی اللہ عنہ نے
پیاس کی شدت میں زبانِ مبارک چوسی پیاس جاتی رہی اور
دن بھر پانی کی خواہش نہ کی حضرت سینہ مبارک کو ہمیشہ پوشیدہ
رکھتے تھے مگر لباس کے اوپر سینہ کا نور شائع ہوتا تھا سینہ مبارک
خزانۂ اسرارِ الٰہی تھا۔ دلِ مقدس میں کبھی خطرہ کو گنجائش
نہ ہوئی سوا الہام ذاتی کے کسی خیال نے قلبِ مبارک میں جگہ
نہ پائی۔ آیہ شریف **وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ**
ترجمہ اور نہیں بولتا خواہش اپنی سے نہیں وہ مگر وحی کہ نازل کیجاتی
ہے بس جو خیال مکنونِ دلِ پاک ہوا وہ خاص مشیت ایزدی
ہوئی کیونکہ حضرت کو حکمت الٰہیہ بھی بعطائے باریتعالیٰ حاصل تھی آیہ
شریف **ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً** حضرت علیہ السلام کو
علمِ لدنی حاصل تھا آیہ شریف **فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم**

حدیدہ ترجمہ پس کھول دیا ہم نے تجھسے پردہ تیرا پس نظر تیری آج کے
دن تیز ہے اور حدیث شریف جو ترمذی شریف سے کہ سورہ والصافات
میں واقع ہے **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہما **قال** قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتانی اللیلۃ ربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورۃ قال احسبہ
قال فی المنام قال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قال
قلت لا فوضع یدہ بین کتفی حتیٰ وجدت بردھا بین ثدیی او قال فی
نحری فعلمت ما فی السمٰوٰت وما فی الارض قال یا محمد ھل تدری فیم
یختصم الملاء الاعلی قلت نعم ترجمہ ترمذی میں حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اونھوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آیا میرے پاس اس رات میرا رب تبارک وتعالیٰ بہتر
صورت وصفت میں کہا مجھے گمان ہے سوتے میں بولا کہ فرمایا اے محمد
کیا تو واقف ہے کاہے میں جھگڑتے ہیں ملائے اعلے یعنی ملائکہ میں نے
عرض کیا نہیں پس رکھا اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اپنا میرے دونوں شانوں کے
بیچ میں یہاں تک کہ پائی میں نے سردی اوس کے اپنے سینہ میں
یا فرمایا اپنے سینہ اور گردن کے درمیان میں پس جان لیا میں نے
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کہا اے محمد واقف ہے تو

کا ہے میں جھگڑتے ہیں ملاء اعلےٰ کہا میں نے ہاں میں جانتا ہوں ولو
الترمذی بطریقین آخرین فی احدھا فعلمت ما بین المشرق والمغرب وفی
الاخر فتجلی لی کل شئ وعرفت اور روایت کی ترمذی نے دو طریقوں اور
بیچ ایک اونھوں میں سے یہ ہیں جان لیا میں نے جو کچھ بیچ مشرق
اور مغرب کے تھا اور بیچ دوسرے طریقہ کے ہیں روشن ہوئے واسطے
میرے کل شئے اور پہچانا میں نے وقال للطریق الثالث کما ھو فی الاطراف
اور کہا تیسرے طریقہ کو جیسا کہ وہ بیچ اطراف کے ہے یعنی داخلی اور
خارجی چیزیں سب مجھپر روشن کی گئیں اور میں نے جان لیں باوجود
اس کے استعداد عالی نے اکتفا نہ کی اور ذات کیطرف سے بھی دریائے
عنایت وعطا جوش میں تھا فلہذا جناب باری کیطرف سے حکم ہوا کہ
آپ مجھسے طلب کرو تاکہ موافق استعداد بلند تمہاری کے عطا کروں اور
طریقہ طلب کرنے کا یوں ارشاد ہوا۔ آیہ شریف قل رب زدنی علماً
ترجمہ یعنی کہو اے محمدؐ پروردگار میرے زیادہ کر علم میرا۔ چنانچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بار بار ارشاد فرماتے تھے حتیٰ کہ بالاخر یہ حدیث ارشاد ہوئی
فعلمت علم الاولین والاخرین ترجمہ تعلیم کیا گیا میں علم اولین اور
آخرین کا یعنی اقسام علم سے کوئی باقی نہ رہا جو آپکو تعلیم نہوا ہو چنانچہ

حدیث طبرانی اور مواہب لدنیہ اسکی موید ہے قال السید المعصوم المامون عالم ماکان ومایکون صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان اللہ تعالی رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کما انما انظر الی کفی ھذا۔ ترجمہ تحقیق اللہ تعالی نے بلند کی میرے لیے دنیا پس دیکھتا ہوں میں طرف اوسکی اور طرف اوس چیز کی کہ ہونے والی ہے اوسمیں قیامت کے دن تک جیسا کہ دیکھتا ہوں میں طرف اس ہتھیلی اپنی کے۔ ظاہر ہے کہ آپکا لقب شریف اُمّی ہے یعنے بغیر پڑھے کل علوم کے عالم متبحر تھے یہ شعبہ اوسی علم کا تھا اور ہے ابورافع رضی اللہ عنہ کا پاؤں ٹوٹا آپنے اپنا ہاتھ رکھا اوسی وقت اچھا ہوگیا حارث بن انس رضی اللہ عنہ کے زخم لگا خون کسی طرح نہ تھمتا تھا دست حق پرست لگایا فوراً بند ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس سے مصافحہ کرتے مشک کی خوشبو اوس کے ہاتھ سے آتی جس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے عرصہ تک اوس کے سر سے خوشبو نہ جاتی۔ دست مبارک سے سو درخت خرمے کے لگائے اوسی برس پھل لائے۔ دست حق پرست سے ایک درخت خرمہ کا لگایا اوس کے پھل میں تریاق سے زیادہ اثر ہوگیا اوس کے کھانے والے پر ون بھر زہر اور جادو اثر نہیں کرتا۔ خدیجہ کے رفو انگشت

مبارک سے ایک نہر جاری ہوئی تین ۳۰۰ سو یا پندرہ ۱۵۰۰ سو آدمیوں نے پانی پیا اور وضو کیا۔ چاند انگشتِ مبارک کے اشارہ سے دو ٹکڑے ہوا۔ حضرت کے ہاتھ سے سنگریزوں نے ہتیار کا کام دیا۔ کفار کو زخمی اور ہلاک کیا۔ پشتِ مبارک پر مہرِ نبوت مثل ستارہ درخشندہ کے روشن اور آپ کی بے مثلی پر دلیل قاطع تھی۔ بدن شریف کا سایہ نہ تھا۔ مکھی جسمِ اقدس پر کبھی نہ بیٹھی جسمِ مبارک پر کبھی میل نہ آیا۔ حیوانات کا کلام سمجھے تھے آپ کو تمام عمر جمائی نہ آئی۔ اور کبھی احتلام نہ ہوا۔ براز آپ کا کسی نے زمین پر نہ دیکھا زمین نگل جاتی تھی اور اوس میں مشک کی خوشبو آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضلات پاک وطاہر تھے اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا نے بول اطہر پانی سمجھکر لے لیا آپ نے منع نہ کیا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ تیرے پیٹ میں کبھی درد نہوگا اور پھر نہ ہوا۔ مالک بن سنان اور عبد اللہ بن زبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ کا خون مبارک زمین پر گرنے نہ دیا اور پی لیا حضرت نے ناجائز ارشاد نہیں فرمایا۔ ظاہر ہے کہ اگر فضلات پاک میں کچھ بھی شبہ واقع ہوتا تو بحضور شارع صحابہ سے

سے ایسا فعل ممکن نہ تھا آپ منی آپ کا پاک وطاہر تھا کہ بحالت
غسل آپکے واسطے بے تکلف مسجد میں آنا اور تشریف رکھنا اور
چلنا پھرنا جائز تھا۔ چنانچہ حضرت سرور کائنات علیہ التحیتہ والسلام
نے حضرت جناب مولا علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے بھی جائز فرمایا
حدیث شریف وعن ابی سعید قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک اور مکرر ارشاد
ہوا لا یحل لاحد یستطرق جنباً غیری وغیرک رواہ الترمذی ۞
ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا اونھوں نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رضؓ کے کہ اے علیؓ روا نہیں ہے
واسطے کسی کے کہ پہونچے اوس کو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد میں
سوا میرے اور سوا تیرے ترجمہ دوسری حدیث کا نہیں حلال ہے
واسطے ایک کے یہ کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے اسمیں حالت
جنابت میں سوائے میرے اور تیرے نقل کے یہ ترمذی نے تو بہت
ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضلات کلیتاً طاہر و
پاک تھے قدم مبارک کا سخت پتھر پر بارہا نقش بن گیا اور ریت پر
کبھی نشانِ پا ظاہر نہوا اشجار آپکو تعظیماً سجدہ کرتے تھے آپ جس درخت کے

بلانے فوراً حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا اور آواز فصیح کہتا السلام
علیک یارسول اللہ آپ فرماتے ہیں میں ہر سرخ وسیاہ پر
مبعوث ہوں یعنی نبوت میری عام ہے حدیث شریف وارسلت
الی الخلق کافۃ حضرت ایک روز ایک درخت کھجور پر گذرے اور
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے درخت کھجور نے آواز فصیح کہا
ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین
یعنی یہ محمدؐ ہیں سردار پیغمبروں کے اور یہ علیؓ ہیں سردار
ولیوں کے باپ آئمہ طاہرین کے۔ پانی غسل مبارک اور وضوے
مبارک کا طاہر و پاک تھا لاریب فیہ کہ حضرت ہمارے نور کبریائی
تھے اول الرسل وخاتم النبیین تھے آیہ شریفہ خاتم النبیین
وارد ہے اور حدیث شریف وختم بی النبیون عارف تھے حقیقت
شناس تھے۔ رحیم تھے۔ خلیق تھے عادل تھے۔ منصف تھے حکیم تھے
طبیب تھے۔ حسین تھے۔ بلیغ تھے۔ فصیح تھے۔ ظریف تھے۔ شجاع تھے۔ دلیر تھے
قانع تھے۔ مستغنی تھے۔ کریم تھے۔ سخی تھے۔ شاکر تھے۔ صابر تھے۔ عابد تھے۔
زاہد تھے۔ متقی تھے۔ صادق تھے۔ معصوم تھے۔ عاشق تھے معشوق تھے
حبیب تھے محبوب تھے۔ طالب تھے۔ مطلوب تھے۔ خود آنجناب نے

اُنکے مثلی حدیث میں ارشاد فرمایا واضح ہو کہ بشریت جسدِ ظاہری اور اعضائے جسدی اور افعال اور حرکات ظاہری سے مُراد ہے پس جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ذکر بشریت اوپر مذکور ہوا کوئی فرد افراد نبی یا ولی میں اس بشریت کا یا مماثل اس بشریت کا موجود ہونا ممتنع الوجود ہے۔ اب مدعی خواہ ممتنع الوجود بالذات سمجھے خواہ ممتنع بالغیر مگر صحیح ممتنع بالذات ہے۔،،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نری بشریت کا درک کرنا بھی ادراک بشر سے محالِ محض ہے **لطیفہ** عقل کی تعریف یہ ہے کہ خالصاً رجوع طرف اللہ کے رکھتے ہو بعض نے مجازاً اون اُمور کو جو باعث حصول جنت کے ہوں عقل میں شمار کیا ہے مگر مذہب صحیح اور اتفاق جمہور اسی پر ہے کہ نعمائے جنت مادّہ ہے تربیتِ نفس کا پس عقل وہی ہے جو خالص رجوع طرف اللہ کے رکھتے ہو یہ تعریف انبیاء علیہ السلام اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں پائی جاتی ہے تو وہ حضرات حقیقتاً ذی عقل اور ذی دانش تھے اور ہیں عام مخلوق اس تعریف سے عقل کی خارج ہے۔ **پوشیدہ نہ ہے** کہ بشر اور حیوان میں فرق اور

انبیا ز یہی ہے کہ بشریت تو ذوالعقول کو کہتے ہیں اور حیوان مطلق غیر ذوالعقول کو جبکہ تعریف عقل کی مذکورہ بالا متیقن ہوئی تو عام بشر انسانیت اور بشریت ہی میں داخل نہیں رہے اُنکے حق میں اللہ جل جلالہ بالتصریح ارشاد فرماتا ہے آیہ شریف اولئک کالانعام بلھم اضل ۵ ترجمہ وہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں بلکہ اون سے بھی زیادہ ناسمجھ کیا غضب کا مضمون ہے جس جناب کی بشریت اور صفاتِ بشریت سے کسی نبی کی بشریت کو مشابہت نہو اور نہ کسی نبی نے دعویٰ کیا بلکہ جناب باری عزاسمہٗ سے ہمیشہ کل انبیاؑ نے حضرت کی اُمت میں داخل ہونے کی تمنا کی ایسے جناب پاک سے حیوانِ مطلق اور گاؤخر دعویٰ مماثلت کا کریں سوائے ضلالت اور کفر کے کیا تصور کیا جاوے بلکہ یھی دلیل ہے اُنکے غیر ذوالعقول اور بلھم اضل ہونے پر تری صورتِ انسانی اور تلاش معاش سے انسان نہیں ہوتا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے یاکلون کما تاکل الانعام ط ترجمہ اور کھاتے ہیں جیسا کہ کھاتے ہیں بہائم بہت کھلا مضمون ہے حیوانات اور نباتات آپ کی عظم شان اور بے مثلی کو جانتے تھے بلکہ سجدہ کرتے تھے یہ بدباطن حضرت کی عظمِ شان کو کچھ نہ سمجھے اور سپر طرہ یہ

کہ دعویٰ مماثلت کا شروع کیا کیونکر یلھم اضل نہوں بدنصیب
اور مغضوب الٰہی نہیں دیکھتے کہ جب نبی پاک علیہ السلام نے تمثل
صورتِ بشری کا قبول فرمایا اوس صورتِ خاص نے حضرت کے
سبب وہ حسن اور وہ درجہ پایا کہ خود خالق ہیژدہ ہزار عالم نے اپنے
تئیں اوس صورت کا عاشق فرمایا اور اوس صورت کو اپنا
محبوب گردانا اور کل حرکات اور سکنات جو اوس صورت سے
ظہور میں آئیں ایسی پسندیدہ ذات ہوئیں کہ اللہ اون حرکات
کی کیسی محبت کے ساتھ قسم کھاتا ہے نفس کلام اللہ شریف میں موجود
ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ مجھکو اپنے گیسوؤں والے کی قسم اور
دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے مجھکو اپنے جھرمٹ مارنے والے
کی قسم اور ارشاد فرماتا ہے کہ مجھکو کملی والے کی قسم اور ایسی
بہت جگہ ارشاد فرمایا مگر غیر ذوالعقول کے درک سے یہ سب
امور باہر ہیں ہر چند کہ قادرِ توانا نے طرح طرح سمجھایا مگر جنکے دلوں پر
مہر شقاوت لگی ہے اون کی سمجھ میں ہرگز نہ آیا اس درجہ اللہ
جل جلالہ نے حضرت کی عظیم شان کو ظاہر کیا اور اپنے محبوب کی
منزلت کو شایع فرمایا کہ اپنے سب نام حضرت کو عنایت کیے

تاکہ عالمِ ارواح سے عالمِ اجساد تک اور سمک سے سماک تک
سب واقف ہوجائیں کہ اس سے عشر عشیر بھی اور کسی کو عنایت
نہیں ہوئے۔ چنانچہ اللہ رؤف ورحیم ہے حضرت کو اسی
نام اور صفت سے ممتاز کیا آیۂ شریف بالمؤمنین رؤف
رحیم۔ اللہ نور السموات والارض ہے حضرت کو بھی یہی خطاب
اور نام عنایت ہوا۔ آیۃ قد جاءکم من اللہ نور بالخصوص
اسم حق کہ سوائے اللہ کے اور کسی طرف منسوب نہیں ہوا
مگر اپنے محبوبِ خاص کو اس نام پاک سے بھی مکرم فرمایا
آیۃ شریف لقد جاء الحق اللہ کریم ہے حضرت کو بھی اس
صفتِ خاص سے مکرم فرماکر باسم کریم یاد فرمایا اور
شہرت دی آیۃ شریف انہ لقول رسول کریم اللہ جل جلالہ
نے اپنے تئیں شاہد اور بشیر اور مبشر فرمایا حضرت کو انھیں
اسمائے مبارک سے اعزاز عطا کیا آیۃ شریف انا
ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہٖ
وسراجا منیرا۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے تئیں رب العالمین
اور رحمۃ للعالمین اور احکم الحاکمین فرمایا حضرت کو مخصوص اس

خطاب سے معزز کیا یعنی رحمۃ للعالمین کا خطاب مکرمت کیا آیتہ
شریف وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین و علی ہذا القیاس اپنے نور نہ
نام اور زیادہ اوس سے عنایت فرمائے کہ تفصیل اوسکی اول جلد
معارج النبوت کے دوسرے باب میں مرقوم ہے تو ذ۱ تا اور
صفا تا اور ۱ سما اور رسما مثل آپ کا قادر کریم نے خزانہ
غیب سے ظاہر ہی نہیں فرمایا ایک طرفہ مضمون یہ کہ جنود
شیخ النجدی ہر وعظ میں کچھ اشعار مثنوی شریف کے بطور
استدلال شریک کرتے ہیں تا کہ مخلوق وہابیت کا اشتباہ
نکریں اور رجوع خلایق زیادہ ہو ورنہ باطناً مثنوی شریف
سے ان لوگوں کو صدق عقیدہ غیر ممکن سوائے زور و
فریب کے کچھ متصور نہیں لیکن جو ظاہر میں اشعار مثنوی شریف
کے بطور فریب اپنے وعظ میں شریک کرتے ہیں۔ لہذا راقم
کو بھی چند شعر مثنوی مبارک کے خاتمہ کتاب پر لکھنا ضرور ہوا
تا کہ اون کا زور و فریب بخوبی واضح ہو جائے۔

مثنوی شریف

کار پاکان را قیاس از خود مگیر ‏ ‏ گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر

جمله عالم زین سبب گمراه شد ‏ ‏ کم کسے ز ابدالِ حق آگاه شد

همسری با انبیا برداشتند ‏ ‏ اولیا را همچو خود پنداشتند

گفت اینک ما بشر ایشان بشر ‏ ‏ ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور

این ندانستند ایشان از عمیٰ ‏ ‏ هست فرقے درمیان بے منتہا

این زمین پاکست و آن شور و بدست ‏ ‏ این فرشته پاک و آن دیوست و دد

هر دو صورت گر بهم ماند رواست ‏ ‏ آب تلخ و آب شیرین را صفات

آن پسر را کش خضر ببرید حلق ‏ ‏ سرِ آن را درنیابد عام خلق

آنکه از حق یابد او وحی و خطاب ‏ ‏ هرچه فرماید بود عینِ صواب

آنکه جان بخشد اگر بکشد رواست ‏ ‏ نائبست او دست او دستِ خداست

شاه بود و شاه بس آگاه بود ‏ ‏ خاصه بود و خاصهٔ الله بود

کارِ پاکان را قیاس از خود مگیر ‏ ‏ گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر

اشقیا را دیدهٔ بینا نبود ‏ ‏ نیک و بد در دیده شان یکسان نمود

این خورد گردد پلیدی زو جدا ‏ ‏ وآن خورد گردد همه نورِ خدا

این خورد زاید همه بخل و حسد ‏ ‏ وان خورد زاید همه نورِ احد

سحر را با معجزه کرده قیاس ‏ ‏ هر دو را بر مکر پندارد اساس

ساحراں با موسیٰ راسیزہ را	برگرفتہ چون عصائے او عصا
ایں عصا تا آں عصا فرقیست ژرف	زیں عمل تا آں عمل راہ شگرف
نعت اللہ ایں عمل را در قفا	رحمۃ اللہ آں عمل را در وفا
کافراں اندر مری بوزینہ طبع	آفتی آمد درونِ سینہ طبع
ہرچہ مردم میکند بوزینہ ہم	آں کند کز مرد بیند دمبدم
او گماں بردہ کہ من کردم چو او	فرق را کے بیند آں استیز جو

بوزینہ طبع سے اپنی ذات مجسم پر گماں مثلیت کا بشریت میں اوس نور کبریائی سے اصل انبیاء میں داخل ہوتا ہے اور سزاوار اون الفاظ کے جو حضرت مولانا روم قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمائے ہیں ہوتا ہے۔ **مثنوی**

ایں عمل را نعت اللہ در قفا	وآں عمل را رحمۃ اللہ در وفا

چونکہ ان اوراق مختصر میں گنجایش طول کی نہ تھی مختصراً ختم کیا گیا۔
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک



یا ارحم الراحمین ط

اعلان

واضح ہو کہ اس کتاب کی اجازت مولنا مرشدنا حضرت شاہ محی الدین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے اور جناب مولوی محمد قطب الدین صاحب ولد شاہ فضل کریم صاحب مرحوم مغفور سے مجھ فقیر حقیر سید فراست علی ولد سید عابد علی ساکن پھنڈیری ضلع مراد آباد نے حاصل کرکے ۱۷- ربیع الاول شریف ۱۳۳۳ھ مطابق ۴- فروری ۱۹۱۵ء کو مطبع نادری بریلی میں باہتمام سید نثار علی مالک مطبع ہذا چھپوا کر شایع کی- فقط

غلطنامہ کتاب اصول الایمان

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۹	۰	اللہ	۲۰	۱۴	الہیہ	الہیہ
۵	۱۰	ممتع	ممتنع	״	۱۵	بوتہ	ثبوت
۸	۳	۰	یعنی	״	۱۴	تبھرانہ	تبھراک
״	۸	سے	ہائیں	۲۱	۱	تمیرا	تیرا
۹	۴	شے	شئے	״	۴	ثنوی	ثلیثی
״	۸	۰	قبح	۲۲	۱	ثمن	یثنی
״	۱۵	۰	کیا	״	۳	اسعدما	اسعد کما
۱۱	۱	قریبا	قریب	۲۵	۴	کرالمہ	کرھم اللہ
״	۱۴	۰	اپنا	״	۴	عجیب	عجیب
۱۳	۸	۰ الزامی	الزامی	״	״	اشاد	ارشاد
۱۵	۵	تحقیقین	تشقیقین	۲۶	۴	ممتنع الوجود بالذات	ممتنع بالذات
۱۶	۲	۰	کا	۲۸	۳	او	اور
״	۴	۰	مقصود	۳۲	۱	پاں کا	پاکان
״	۱۲ و ۱۳	وجیہ	وتیرہ	״	۳	پندراشتند	پنداشتند
۱۷	۸	کسبیہ	لسبیہ	״	۴	پاک است	پاک
۱۸	۵	۰	قضیے	״	۱۵	۰	بخل
״	۷	فتح	قبح	۳۳	۶	کرم	کردم
۱۹	۱۴	قریبہ	قریب				